بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ اخاء - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے دانت کے درد کی تکلیف میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔ آج حضور مغرب سے قبل تھوڑی دور تک سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے - احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ اور ضعف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ اور خون دن بھر کم و بیشی آتا رہا۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کل لاہور سے تشریف لائے۔

مسجد مبارک کا وہ حصہ جو نیا دو منزلہ تعمیر ہو رہا ہے۔ اسکی چھتیں پڑ چکی ہیں۔ اور اب بالائی منزل کے اندرونی حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۲ | ۲۱ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ھش | ۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۳ھ | ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۴۷

روزنامہ الفضل قادیان — ۳ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

کفی اللہ المومنین القتال

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں احرار کے فساد سے بچا لیا

احرار تبلیغی کانفرنس پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

از جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ

جیسا کہ احباب اخبارات میں ملاحظہ کر چکے ہیں قادیان میں احرار کانفرنس نہیں ہوگی۔ یہ احرار کی آل انڈیا تبلیغی کانفرنس تھی۔ باقی تمام اقوام اپنے اجتماع یا اپنے سالانہ جلسے یا کانفرنسیں اپنے اپنے مراکز میں کرتی ہیں۔ جیسے ہندو ہردوار یا بنارس میں سکھ ننکانہ صاحب یا امرتسر میں یا ایسے جلسے ملک کے سیاسی مراکز لاہور دہلی وغیرہ شہروں میں ہوتے ہیں۔ لیکن احرار کی ہر ایک حرکت کی تہ میں چونکہ شر و فساد ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو آل انڈیا تبلیغی کانفرنس کے لئے قادیان کے سوا اور کوئی جگہ موزوں نظر نہ آئی۔ احرار کی اس حرکت سے ظاہر ہے۔ کہ ان کی نیت بخیر نہ تھی۔ اور ان کی اصل غرض ہنگامہ سازی تھی۔

دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ چونکہ قادیان کے احرار کی تاریخ میں اس بات کا کافی ثبوت موجود ہے۔ کہ ان کے جلسوں کے بعد یہاں فسادات جاری ہو گئے۔ اور گورنمنٹ کا امن کے زمانہ میں بھی کافی خرچ ہوا۔ اس لئے احرار کو اس بات کا یقین تھا۔ کہ حکومت ان کا جلسہ نہیں ہونے دیگی۔ اور وہ مفت میں مظلوموں اور شہداء میں داخل ہو جائیں گے۔ اور پبلک سے جو چندہ جمع کریں گے وہ خرچ تو ہوگا نہیں۔ وہ یاران طریقت کے ذاتی زر و فنڈوں میں منتقل ہو جائے گا۔ اگر یہ درست نہیں تو اب جبکہ قادیان میں کوئی کانفرنس نہیں ہوئی۔ تو پبلک چندہ واپس کرنا احرار پر لازم ہے۔

تیسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ احرار اپنی رونق بڑھانے کے لئے قادیان کے نام سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ لا لحب علی بل لبغض معاویہ مشہور ضرب المثل ہے۔ اس لئے عوام احرار کی محبت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ قادیان کے بغض کی وجہ سے احرار کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ اس کا ثبوت علماء کا وہ اشتہار ہے۔ جس میں دہلی کے کچھ علماء نے احرار کو اپنی نمائندگی کا حق دیا ہے۔ ان علماء نے کبھی احرار کی مدد نہیں کی۔ لیکن قادیان کے خلاف دشمنی اور عناد بدستور بڑھا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی کفایت اللہ صاحب جیسے ذمہ دار اشخاص اس مہم میں احرار کے ساتھ شامل ہو گئے۔ احرار جو کہ ایک چالباز عیاروں کا گروہ ہے علماء اور پبلک کی اس قابل افسوس ذہنیت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اور علماء اس بات کا خیال نہیں کر رہے۔ کہ یہ منظم غنڈا ازم اگر ذرا زیادہ طاقت پکڑ گیا تو علماء کا بھی ناک میں دم کر دے گا۔ کون نہیں جانتا کہ گروہ احرار تشدد پسند ہے۔ اور اپنے امن شکنی اور تشدد پسندانہ رویہ پر کھلم کھلا ناز کیا کرتا ہے۔ اور ایک بڑی حد تک اپنے تمام کام وحشت انگیزی سے نکالنا چاہتا ہے حتیٰ کہ گورنمنٹ تک کو مرعوب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

چند ماہ سے ان لوگوں نے دوبارہ پر پرزے نکالنے شروع کئے ہیں۔ اور ان لوگوں میں مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی کے اختلاف کی وجہ سے خاص جوش پایا جاتا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کی مخالفت کر کے یہ لوگ کانگرس اور یونینسٹ پارٹی کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ جلب زر اور اپنی برباد شدہ عزت اور کھوئے ہوئے وقار کو پھر قائم کر سکیں۔ لیکن ہم اس ملک کی تمام قوموں سے عرض کئے دیتے ہیں۔ کہ احرار کے ساتھ معاملہ کرنے میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہے یہ لوگ اگر اپنے کرم فرماؤں پر ہی پل پڑیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

ان حالات کے ماتحت حکام ضلع گورداسپور نے اپنے ضلع میں امن قائم رکھنے کے لئے اگر احرار کانفرنس پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کے حزم اور معاملہ فہمی کا ثبوت دیا ہے۔ ہم یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ساری کارروائی بغیر ہماری طرف سے کسی قسم کی representation کے کی گئی ہے۔

ہم احرار کی مفسدانہ ذہنیت سے ضرور احتراز کرتے ہیں۔ لیکن مخالفین میں ان سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ سنہ ۱۹۳۴ء کے احراری جلسہ کے بعد ضلع گورداسپور میں بیعت کنندگان کی تعداد پہلے سے چار گنا بڑھ گئی ہے۔ اور جماعتوں کی تعداد پہلے

اسلامی تبلیغی یونی ورسٹی کا تخیل

پٹی کے اخبار "ایمان" کے ایڈیٹر صاحب نے غالباً اپنے سابقہ ناکٹی اداروں کی آمدنی میں کمی محسوس کرتے ہوئے اب ایک نیا تخیل "اسلامی تبلیغی یونی ورسٹی" کا پیش کیا ہے۔ مسلمان چونکہ ہر اصلاحی تحریک کو جس میں انہیں اپنے [illegible] کوئی تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت پیش آئے قبول کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ کچھ نہ کچھ اس نئے جال میں بھی پھنس جائیں۔ لیکن حقیقت حال سے واقف اصحاب نے ابھی سے انہیں متنبہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ "احسان" ۱۰ اکتوبر [illegible] مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

[illegible] قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع ہوا

" بدقسمتی سے اخبارات میں یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے لیے ایک اسلامی تبلیغی یونیورسٹی کے قیام کی نہایت شدید ضرورت ہے۔ جو تیرہ سو سال سے آج تک کسی کو نہیں سوجھی۔ پھر بتایا یہ جاتا ہے۔ کہ اس قسم کی تبلیغی یونیورسٹی کے قیام کے لئے لاکھوں روپیہ کی رقم خطیر اور ہزارہا ایکڑ زمین کی ضرورت ہو گی۔ لبظاہر تو اس قسم کی سکیمیں نہایت معصوم اور بے حد مفید اور مؤثر نظر آتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کی موہوم یونیورسٹی تو بدستور کتم عدم میں مستور رہتی ہے۔ لیکن اس قسم کے اعلانات کا موجودہ اداروں پر یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ وہ قوم کی مالی امداد سے محروم ہو جاتے ہیں۔"

اس کے بعد لکھا ہے۔ " اس سلسلہ میں مولٰنا عبد الستار خاں نیازی ایم۔اے کے ساتھ مجھے بالکل اتفاق ہے۔ کہ جن لوگوں کی شہرت کا دیا گل ہونے کے قریب ہے۔ وہ اخباری پراپیگنڈے کا تیل ڈال کر اسے عارضی حیات بخشنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

یہی وجہ ہے۔ کہ ایسے لوگ اپنا مطلب حاصل ہو جانے یعنی کچھ نہ کچھ روپیہ وصول کر لینے کے بعد اس تحریک کو چھوڑ کر کسی اور طرف رخ کر لیتے ہیں۔

امریکہ میں مبلّغ بھیجنے کی فوری ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک نہایت قابل و ہوشیار مبلغ شمالی امریکہ بھیجنے کے لئے فوری ضرورت ہے۔ احباب جماعت میں سے کسی صاحب کی نظر میں جو ایسے موزون و اعلیٰ تعلیم یافتہ مخلص دوست ہوں۔ ان کے نام پتہ وغیرہ ضروری کوائف سے جلد تر مطلع فرما کر ممنون کریں۔ اور اگر دوست اپنے آپ کو خود پیش کرنا چاہیں۔ تو اطلاع دیں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

جماعت احمدیہ کوٹ مومن کا جلسہ

جماعت احمدیہ کوٹ مومن کا جلسہ ۲۱ و ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو ہو گا۔ ارد گرد کی جماعتیں اس جلسہ میں کثرت سے شامل ہوں۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ

تربیت کا مسئلہ

آپ نے اپنے جگر گوشہ کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس نے آپ کی کڑی نگرانی میں اپنی سکول کی تعلیم ختم کی۔ مگر اب وہ لاہور کالج میں ہے آپکی آنکھوں سے دور ہے آپ اس کی نگرانی سے قاصر ہیں۔ اور اس کی تربیت کا مسئلہ آپ کو متشوش کر رہا ہے۔ تشویش مت فرمایئے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کے بچے کی خاطر مصارف کثیرہ کو برداشت کرتے ہوئے لاہور میں احمدیہ ہوسٹل قائم کر دیا ہے۔ جہاں نوجوانوں کو احمدیت کا حقیقی رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہاں اپنے بچے کو داخل کرایئے۔ غلام مصطفٰے سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔

نفع مند کام

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاءاللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا۔ (ناظر بیت المال)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے متعلق

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کی نسبت طبی رپورٹیں ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ حضور کی طبیعت مسلسل خراب چلی جا رہی ہے۔ اس لئے عام ملاقاتیں تا اطلاع ثانی نہیں ہو سکیں گی۔ احباب اس کا خیال رکھیں۔ اپنی ضروریات کو حتی الوسع محکمہ جات متعلقہ سے پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ سوائے اشد ضرورت کے حضور کو تکلیف نہ دی جائے۔ خاکسار عبد الرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کا خطاب لاہور سے

بنا بزمِ جانانہ تو ہے کہ میں ہوں
نبوّت کا خمخانہ تو ہے کہ میں ہوں

پراگندہ دِل تو۔ میں تمکینِ وحدت
خلافت سے بیگانہ تو ہے کہ میں ہوں

فروزاں میں دیں سے۔ تو دیں سے گریزاں
خورستانِ فارانہ تو ہے کہ میں ہوں

تو ماوائے دوزخ۔ میں جنّت سراپا
تباہ حالِ نہانہ تو ہے کہ میں ہوں

لبالب میں ہردم۔ تہی تیرا ساغر
تنا تنگ میخانہ تو ہے کہ میں ہوں

تو کاخِ منافق۔ میں مومن کا مأمن
سرائے دو عنوانہ تو ہے کہ میں ہوں

متاع تیرا دُنیا۔ میں مرتاضِ عقبےٰ
زیاں کارِ رختانہ تو ہے کہ میں ہوں

میں مشکوئے مہدی۔ تو اعداء کا مسکن
حریم حجازانہ تو ہے کہ میں ہوں

ہدایت کا مبدا میں۔ تو اس سے عاری
ضلالت کا ویرانہ تو ہے کہ میں ہوں

مکیں مجھ میں یوسف۔ زلیخائی تجھ میں
چمن زارِ کنعانہ تو ہے کہ میں ہوں

خدا لگتی لاہور کہنا خدارا
جہاں میں فدایانہ تو ہے کہ میں ہوں

خاکسار مصلح الدین احمد راجیکی

امانت کا روپیہ کہاں رکھا جائے

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا امانت میں رکھا ہوا روپیہ جب چاہیں۔ معمولی تحریری درخواست کر کے واپس لے لیں۔ اور جو رقم آپ لیں۔ اس پر آپ کا اپنا خرچ بھی کچھ نہ ہو۔ بلکہ آپ کا روپیہ ثواب بھی لائے۔ تو اس غرض کے لئے آپ کو فوراً اپنا روپیہ "امانت تحریک جدید" کے فنڈ میں داخل کر دینا چاہیئے۔ اور باقاعدہ ماہوار یا جیسی صورت ہو۔ روپیہ داخل کرتے جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح آپ کا ہی روپیہ آپ کے واسطے جمع ہوتا ہے۔ والسلام۔ (خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

چوتھا امتحان۔ سیر روحانی۔ دسمبر

فتح ۱۳۲۳ھش
دسمبر ۱۹۴۴ء

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا: (۱) شیخ محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۲) مولوی محمد اسماعیل صاحب یالگڑھی کا برادرزادہ محمد ابراہیم میعادی بخار میں مبتلا ہے۔ (۳) محترمہ اصغری بیگم صاحبہ کائنتھاں ضلع ہوشیارپور بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۴) چودھری غلام مصطفٰے صاحب جہلم کے بچے بیمار ہیں (۵) سید حمید العزیز احمد صاحب جمشید پور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۶) قریشی محمد حنیف صاحب قمر قادیان کی اہلیہ صاحبہ اور دختر بیمار ہیں۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود و مہدی معہود کا ظہور

کانگرس کے وطن اور قوم پرستارانہ پروپیگنڈا اور یوروپین نیشنلزم کے اثر کے ماتحت مسلمان ان صحیح اسلامی اصول سے بہت دُور ہو گئے ہیں۔ جن پر اسلامی عمارت کی بنیاد اٹھائی گئی ہے۔ قوم اور ملک پرستی کی اس بڑھتی ہوئی رَو سے متاثر ہو کر اسلامی اصول سے قطع نظر کرتے ہوئے یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ چونکہ مسیح موعود یا مہدی معہود کی آمد کی غرض مسلمانوں کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنا اور ان کے تشتت و افتراق کو دُور کر کے ان میں اجتماعی شان پیدا کرنا ہے۔ اس لئے اس کی بعثت اسلام کے مرکز یعنی حرمین شریفین میں ہونی چاہیئے۔ اور مسیحیت یا مہدویت کے فضل کا مورد کسی سید خاندان کے فرد کو ہی بننا چاہیئے۔ اس بات کو تقویت دینے کے لئے بعض ضعیف اور تاویل طلب احادیث کا بھی سہارا لیا جاتا ہے۔ جن میں مسیح و مہدی کے ظہور کا مقام عرب اور خاندان سید بتایا گیا ہے۔

اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے اس بات کا جاننا ضروری ہے۔ کہ ہر قوم اپنی ساخت کے اعتبار سے بعض خاص قومی خصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔ اور اس کی ترقی و تنزل ان قومی خصوصیات کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ مثلاً آرین یا ہندو قوم کی بنیاد نسلی اور ملکی اجتماع پر اٹھائی گئی ہے۔ ہندوؤں کی مذہبی۔ سیاسی۔ تمدنی اور اقتصادی جدوجہد۔ نظریات اور مقاصد ملکی اور قومی حدود کے اندر چکر لگاتے ہیں پس ہندوؤں کو مجتمع کرنے اور ترقی دینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کی ترقی اور اجتماع کی تحریک ان کے ملک اور قوم سے اٹھائی جائے۔ اس کے برعکس ہر تحریک ہندوؤں کے لئے بے اثر اور غیر مفید ثابت ہو گی۔ امریکہ میں بیٹھا ہوا ایک امریکن یا قسطنطنیہ کا ایک ترکی النسل ہندوؤں کا خواہ کیسا ہی ہمدرد اور بہی خواہ ہو۔ اور ان کے اتحاد اور بہبود کے لئے کیسی ہی عمدہ اور قابل عمل تجاویز پیش کرے۔ وہ ہرگز ہندوؤں میں مقبول نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے راستہ میں ملک اور قوم کی دیواریں حائل ہیں۔

اسی طرح جرمن قوم کی بنیاد بھی نسلی تفوق اور ملکی اجتماع پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے ہر وہ تحریک جو جرمنی سے باہر کسی غیر جرمن کے ذریعہ سے اٹھائی جائے۔ وہ جرمنی میں مقبول نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اس سے جرمن قوم میں اجتماع اور ترقی کی روح پھونکی جا سکتی ہے۔ الغرض ہر قوم کی ایک خاص قومی بناوٹ ہے۔ اور اس کی ترقی و تنزل اسی بنیادی خصوصیت کے ساتھ وابستہ ہے۔

اسلام بھی اپنی جماعتی خصوصیت کے اعتبار سے ایک بنیادی اصل کو پیش کرتا ہے یعنی اسلامی جماعت کی بنیاد کسی ملکی یا نسبی اجتماع یا قومی تفاخر پر نہیں رکھی گئی بلکہ دین پر رکھی گئی ہے۔ اسلام ہی کے ذریعہ سب سے پہلے دُنیا نے یہ آواز سنی۔ کہ عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں۔ اور نہ عجمی کو عربی پر۔ اور یہ کہ قومیں اور قبیلے تو محض تعارف اور شناخت کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ورنہ حقیقی فضیلت اور عزت نیکی اور تقویٰ میں ہے۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اسلام کی اس جماعتی خصوصیت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے ؎

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

غرض اسلام نے جس بنیاد پر اپنی جماعتی عمارت کو استوار کیا ہے۔ وہ مذہب ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ یعنی اگر تم اپنی ملت میں اجتماعی شان پیدا کرنا چاہتے ہو۔ اور تفرقہ و اختلاف کے مضرات سے بچنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں کسی ملکی نسبی یا نسلی اجتماع کی ضرورت نہیں۔ ہاں تم الٰہی تعلیم پر مضبوطی سے پنجہ مارو۔ اور اپنی دینی خامیوں اور رخنوں کو دُور کر دو۔ اتحاد و یگانگت تم میں خود بخود پیدا ہو جائیگی۔ جس سے تم ترقی کی راہ پر سرعت کے ساتھ گامزن ہو جاؤ گے۔ پس اسلام نے اپنی جماعت کو جن بنیادوں پر اٹھایا ہے وہ ملکی اور قومی قیود سے یکسر آزاد ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو اجتماعی شان بخشنے کے لئے نہ نسبی طور پر کسی سید کی ضرورت ہے۔ اور نہ ملکی طور پر حرمین شریفین کے مکین کی۔ ہاں مسلمانوں کی ترقی و اجتماع اگر کسی چیز کا محتاج ہے۔ تو وہ دینی طور پر نہایت بلند مقام پر فائز شخص ہے۔ جو امام الزمان ہو۔ اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی دینی متاع انہیں واپس لا کر دے۔ تا کہ دینی گراوٹ جو مسلمانوں کی تمام ذلت و نکبت اور افتراق و انشقاق کا باعث بنی ہوئی ہے دور ہو کر ایک دفعہ پھر مسلمانوں کے لئے عروج و ترقی کا سامان مہیا ہو۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مسلمان جب تک دینی اعتبار سے راستی اور ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔ ان کو تمدن اقتصاد سیاست اور تجارت غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں کامیابی ہی کامیابی نصیب ہوئی لیکن جونہی ان کو مذہبی اعتبار سے تنزل آیا۔ باوجود اپنی تمام تدبیروں اور سروسامان کے وہ روز بروز قعر ذلت میں گرتے گئے۔ ان کا اجتماع و اخوت۔ افتراق و خصومت میں متبدل ہو گیا۔ اور ان کی ترقی و غلبہ کی جگہ ناکامی ذلت اور غلامی نے لے لی۔ پس ہر وہ تحریک جو مسلمانوں کی مذہبی اصلاح کے لئے صحیح اصول پر قائم کی جائے گی۔ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ترقی و غلبہ کا موجب ہو گی۔ خواہ وہ مشرق سے اٹھے یا مغرب سے یا اس کی منادی کرنے والا عربی ہاشمی ہو یا عجمی ہندی۔

اسلامی اجتماعیت کے اس تصور کی تائید میں قرآن کریم اور احادیث سے بہت سے شواہد مل سکتے ہیں۔ اس وقت مختصراً ایک مشہور حدیث سے یہ ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام کے دوبارہ عروج کی ابتدا حرمین شریفین سے نہیں ہو گی۔ بلکہ ان سے باہر کسی اور جگہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ابتدا مقدر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ بدء الاسلام غریباً و سیعود غریباً

یعنی اسلام کی ترقی کی ابتدا اس کی غریب الوطنی کی حالت میں ہوئی ہے۔ اور اس کا دوبارہ احیاء اور ترقی و عروج بھی غریب الوطنی کی حالت میں ہو گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ اور اسلام کا مرکز اور وطن مکہ تھا۔ لیکن ناسازگار حالات کی بنا پر آپ کو خدائی حکم کے ماتحت مکہ چھوڑنا پڑا۔ اور آپ وطن سے بے وطنی اختیار کر کے مدینہ منورہ میں فروکش ہو گئے۔ جہاں خدا تعالےٰ کی خاص تائید اور نصرت سے اسلام کو اجتماعی شان اور عروج و ترقی نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنی وفات تک باوجود فتح مکہ کے مدینہ میں ہی مستقل رہائش رکھی۔ اور وفات کے بعد حضور کا جسم اطہر بھی مدینہ میں ہی مدفون ہوا۔ پھر آپ کے بعد آپ کے تین جلیل القدر خلفاء بھی مدینہ میں ہی رہے۔ اور مدینہ میں ہی مدفون ہوئے۔ اس اہمیت سے جو مدینہ منورہ کو حاصل ہوئی۔ مکہ معظمہ کے ساتھ مدینہ بھی اسلام کا مرکز اور وطن قرار پایا۔ اور حرم کہلایا۔ اب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اعلی اللہ شرفہما اسلام کے اصلی وطن ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی کے مطابق اسلام کی دوبارہ ترقی و عروج غریب الوطنی کی حالت میں مقدر ہے۔ پس اسلام کے دوبارہ احیاء کی تحریک مکہ و مدینہ کے باہر سے ہی اٹھنی چاہیئے۔ اور چونکہ اسلام کا عروج و ترقی مسیح موعود و مہدی معہود کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسلئے اس کی بعثت مکہ و مدینہ سے باہر کسی اور مقام پر ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے عین مطابق خدا تعالےٰ کی گوناگوں حکمتوں کے ماتحت مسیح موعود کی بعثت قادیان کی مقدس بستی میں ہوئی۔ اور اسلام کے احیاء اور غلبہ کے لئے حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ السلام کے بابرکت ہاتھوں سے اس کی داغ بیل ڈال دی گئی۔ اگر تاریخی شواہد پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ مسئلہ اور بھی آسان ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے جو اسلام کا اصل مرکز ہے اور جس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ ہجرت کی

لیکن کیا اس سے خدا کی عبادت یا اسلامی شان میں کچھ فرق آیا۔ یا مسلمانوں کی اجتماعیت میں کوئی رخنہ پڑا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ آپ کے بعد آپ کے تین خلفاء بھی مدینہ کو ہی مرکز بناتے رہے۔ اور اسلام لمحہ بہ لمحہ ترقی و عروج کی منازل طے کرتا گیا۔ حضور کے چوتھے خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے خاص حالات کی بناء پر مدینہ منورہ چھوڑ کر کوفہ کو دار الخلافہ بنایا۔ مگر اسلام کی اجتماعیت میں اس بناء پہ کوئی فرق نہ آیا۔ پھر دمشق۔ بغداد قرطبہ وغیرہ اپنے اپنے وقت پر مراکز اسلامی بنے۔ لیکن اگر اسلام کو ضعف آیا۔ یا مسلمانوں میں اختلاف و انشقاق پیدا ہوا۔ تو اس کا باعث انتقال مکانی نہ تھا۔ بلکہ ضعف ایمانی تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحؒ نے دمشق میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کی ترقی و عروج اور غلبہ کے سامان بہم پہنچائے۔ کیونکہ انہوں نے دینی اصلاح کی طرف توجہ کی۔ اور مسلمانوں کی دینی درستی میں ہی ان کی دنیوی فلاح و بہبود پنہاں ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مشہور حدیث ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا میں امت کی اصلاح اور دین کی تجدید کے لئے ہر صدی کے سر پر مجددین کی بعثت کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اگر مسلمانوں کی اصلاح اور اجتماع کے لئے مکہ یا مدینہ میں پیدا ہونا یا سید ہونا ضروری ہے۔ تو یہ مجددین سب کے سب مکہ یا مدینہ میں کیوں پیدا نہیں ہوئے۔ اور سید کیوں نہ تھے۔ حضور نے ان کی بعثت کے لئے ایسی کوئی شرط نہیں لگائی۔ اور نہ ایسا وقوع میں آیا۔ حالانکہ ان مجددین نے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کی۔ اور اپنے مفوضہ کام کو سر انجام دیا۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کی ترقی و اجتماع کے لئے کسی مشرقی۔ مغربی یا عجمی عربی کا ہونا ضروری نہیں۔ ہاں آسمانی ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے ہزارہا قسم کے اعتقادی اور عملی اختلافات کو مٹانے اور دینی حالتوں کے درست کرنے کے لئے کوئی زمینی عالم یا سیاسی لیڈر مکتفی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ انقلاب وہی شخص برپا کر سکتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے حکم و عدل بن کر آئے۔ اور اسی علیم و خبیر کی طرف سے دیئے ہوئے فرقان سے فیصلہ کرے۔ دین ایک نور ہے۔ اور آسمانی نور۔ پس وہی اس نور کی طرف رہنمائی کر سکتا ہے۔ جو پہلے آسمان سے اقتباس نور کر کے اپنے باطن کو روشن کرے۔ اور پھر اسی آسمانی روشنی سے آفاق عالم کو منور کرے۔

اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے اسلامی اصول کے عین مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام قادیان کی مبارک بستی میں مبعوث ہوئے۔ تا اسلام کے مرجھائے ہوئے چہرہ پر دوبارہ رونق آئے۔ اور ایک لمبا عرصہ تک ذلت و غلامی کے گوشہ میں پڑے رہنے کے بعد مسلمان پھر ترقی و غلبہ اور آزادی کی ہوا کھائیں۔ حضور علیہ السلام اپنی بعثت کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔ "خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں۔ اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔ چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا۔ اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا۔ کہ تا ایمانوں کو قوی کروں۔ اور خدا تعالےٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھاؤں۔ ...... سو میں بھیجا گیا ہوں۔ کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے۔ اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ پھر آسمان زمین سے قریب ہوگا۔ بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۵۳)

مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے بلند کی ہوئی اس آواز کو سنتے ہیں۔ اور اس پر لبیک کہہ کر اسلام کی ترقی و غلبہ کو قریب لاتے ہیں۔ کیونکہ وہی ہیں۔ جو فتح و غلبہ کے پرچم لہرائیں گے۔ اور رضوان الٰہی کے تاج پہنیں گے۔ و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے۔

خریداران مصباح کے لئے اعلان

مصباح بابت اکتوبر ۱۹۴۴ء کی کاپیاں تیار ہو چکی تھیں۔ مگر پریس نے ان کاپیوں کو درستہ طور پر لگانے سے معذوری کا اظہار کیا اس وجہ سے اکتوبر کا مصباح بروقت شائع نہیں کیا جا سکا۔ خریداران مصباح مطلع رہیں۔ (مینیجر مصباح)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں صدر محترم کی تقریر

صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کے آخری روز ۱۵ اخاء کو پونے چھ بجے شام خدام میں حسب ذیل الوداعی تقریر فرمائی:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوٹی کی سزا

اب گو وقت میں زیادہ گنجائش نہیں۔ مگر میں ایک بار پھر ذرائع اصلاح کے متعلق بعض ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ مقام اجتماع میں بعض ایسے لوگ جن کے متعلق یہ امید ہونی چاہیئے تھی۔ کہ وہ اسلامی تعلیم سے واقف ہونگے ایسی باتیں کہتے رہے ہیں۔ کہ سوٹی مارنے کی سزا غیر اسلامی ہے۔ اولاً تو یہ اعتراض نظام پر ہے۔ کہ یہ خدام الاحمدیہ کی تجویز کردہ سزاؤں میں سے ہے۔ جنہیں افسران بالا نے اور ایسا مقام رکھنے والے لوگوں نے منظور کیا ہے۔ جو اعتراض کرنے والوں کی نسبت اسلام کے متعلق زیادہ علم رکھتے ہیں۔ حضرت عمر رضؓ کا کوڑا ابھی تک تاریخ میں مشہور ہے۔

تاریخ اسلام میں کوڑے کی سزا

میں آج صبح تھوڑی دیر کے لئے اسی لئے گھر گیا تھا۔ کہ دیکھوں تاریخ اسلام میں کہیں ایسی سزا کا ذکر ہے۔ تاریخ میں ایک مثال ملتی ہے۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی رضؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایک پرانے صحابی پر سوٹی کا استعمال کیا۔ واقعہ بظاہر معمولی تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابی بن کعب رضؓ مجلس سے اٹھے۔ اور لوگ بھی ادب اور تعظیم کے خیال سے اٹھے۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابی بن کعب رضؓ کو ایک کوڑا لگایا۔ انہیں سخت تعجب ہوا۔ کہ نہ کوئی قصور اور نہ کوئی بیان لیا گیا۔ نہ زبانی نہ تحریری۔ آپ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا۔ خیر ہے؟ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا۔ اَوَمَا تَرٰی فِتْنَۃً لِّلْمَتْبُوْعِ وَمَذَلَّۃً لِّلتَّابِعِ۔ کہ یہ امر فتنہ ہے متبوع کے لئے اور مذلت ہے تابع کے لئے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے نظام میں کوئی خلل واقع ہو سکے۔ صرف یہ امکان تھا۔ اسی طرح حضرت عمر رضؓ کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے آ کر کہا۔ کہ فلاں صوبہ کے گورنر نے بغیر قصور کے اسے کوڑے لگائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ قصور پر کوڑے لگائے جاتے تھے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو وہ کہتا۔ کہ کوڑے لگائے ہیں نہ یہ کہ بغیر قصور لگائے ہیں۔ حضرت عمر رضؓ نے تحقیقات کی۔ تو واقعہ میں وہ شخص بے قصور تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس والی کو ایک سو درے لگائے جائیں۔ یہ مثالیں صرف اس بات کے بتانے کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ کہ سوٹی کا استعمال غیر اسلامی نہیں۔ البتہ محل کا سوال الگ ہے۔

قانون کے ماتحت سزا

اس وقت خدام الاحمدیہ کے دوسرے کاموں میں جس طرح یہ اصل کام کر رہا ہے۔ اسی طرح سزا کے متعلق بھی یہ اصل ہے۔ کہ سزا ایسی نہیں دینی چاہیئے جو مروجہ قانون کے خلاف ہو۔ پھر ہر خادم رکنیت کا فارم پر کرتے ہوئے یہ وعدہ کرتا ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی سزا یا ذریعۂ اصلاح کو بخوشی برداشت کرے گا۔ اس وعدہ کے بعد یہ عذر غیر معقول ہے کہ فلاں قسم کی سزا کیوں دی گئی۔

حتی الوسع نرمی کی جاتی ہے

حتی الوسع سزا کے بارہ میں نرمی اختیار کی جاتی ہے۔ اور ننانوے فی صدی معاف کرنے کے بعد جب ذریعۂ اصلاح تجویز کیا جاتا ہے۔ تو وہ سب کو نظر آ جاتا ہے۔ اور لوگ بغیر علم کے جہالت کی بناء پر اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ اس اجتماع کے موقعہ پر یہاں بھی بعض ذرائع اصلاح تجویز کئے گئے ہیں اگر میں انکی تفصیل بیان کروں۔ تو شاید ہر ایک یہی کہیگا۔ کہ قصور زیادہ تھا۔ اور ذریعۂ اصلاح اسکے مقابلہ میں کمزور تھا۔ مگر ذریعۂ اصلاح تجویز کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ اسے قبول کرنا اسے تجویز کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے۔ میں اپنی ذات کے متعلق بھی اور ان زعماء کے متعلق بھی یہی سمجھتا ہوں۔ جو بسا اوقات میرے پاس آ کر کہتے ہیں۔ کہ آپ بڑی نرمی کر رہے ہیں۔ میں انہیں کہتا ہوں۔ کہ اچھا اتنے دن کے لئے میں آپ کو ذریعۂ اصلاح سخت استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ چند دن کے بعد جب میں ان سے پوچھتا ہوں کہ بتایئے آپ کے اراکین کا کیا حال ہے تو وہ کہتے ہیں آپ کے اجازت دینے کے بعد سخت سزا دینے کو دل نہیں چاہتا۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ ہنسی کی بات نہیں کہ جب کوئی شخص ایمانداری کے ساتھ کسی کے لئے ذریعہ اصلاح تجویز کرتا ہے تو وہ اُس دکھ سے بہت زیادہ دکھ محسوس کر رہا ہوتا ہے جو اس ذریعہ اصلاح کو برداشت کرنے والے کو ہوتا ہے۔ یہ تو آخری چیز ہوتی ہے۔ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں۔ کہ کیوں کسی کے لئے سزا تجویز کی جاتی ہے۔ ہم انہیں کہتے ہیں۔ دوسروں کے متعلق تو کیا۔ تم اپنے متعلق یہ عہد کر لو کہ تم سے کبھی کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں کسی قسم کا ذریعہ اصلاح تجویز کرنے کی ضرورت پیش آئے اگر اس قسم کا عہد فرداً فرداً سب کر لیں تو یہ بڑے آرام اور خوشی کی بات ہوگی۔ منتظمین کے لئے اور برکت اور ترقی ہو جائیگی ہمارے کام میں۔ ان ہی لوگوں کے متعلق میں یہ ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ انہوں نے خدام الاحمدیہ کے کاموں میں نہایت سستی کی۔

ساتواں سال

اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی زندگی میں یہ سال نہایت اہم سال ہے۔ تعداد کے لحاظ سے یہ ساتواں سال ہے ہماری زندگی کا۔ اور نہایت مبارک اتفاق کے لحاظ سے یہ وہ سال ہے جس میں حضرت مصلح موعود کا ظہور ہوا۔ یعنی یہ انکشاف کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ہی مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اسی سال تمام ہندوستان کے لئے خدام الاحمدیہ میں داخلہ لازمی قرار دیا گیا۔ خدام الاحمدیہ کے مقصد اور اس کے قیام کی غرض کے متعلق سب نے وضاحت کے ساتھ بہت کچھ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سُنا ہے۔ اور بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ ہم پر جو فرض عائد کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم اپنی عملی زندگیوں کو اس مقصد کے مطابق ڈھالیں۔ کہ ہم میں سے ہر ایک یقیناً ہر قسم کی قسم کھانے کو تیار ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک سچے نبی تھے اور وہ وعدے اور پیشگوئیاں اور خبریں جو حضور کے ذریعہ سے دنیا کو ملی ہیں۔ وہ سب ہمارے وجودوں میں عملی صورت اختیار کرینگی۔ یعنی ان وجودوں میں جو

278

احمدیت کو قبول کریں۔

تنظیم کی ضرورت

مگر بسا اوقات انسان ایک عقیدہ کو صحیح تسلیم کرتا۔ اور سختی سے اُس پر قائم ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی عملاً سستی دکھاتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے جو عملاً سست ہوں خواہ وہ عقیدۃً صحیح ہوں تنظیم کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ایسی تنظیم جس میں داخلہ جبری نہ ہو وہی اُس سے باہر رہتے ہیں۔ جو اس اصول کو صحیح نہ سمجھتے ہوں۔ خدام الاحمدیہ میں داخلہ گو لازمی ہے لیکن صرف اُس کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا سمجھتا ہے۔ جب ہم جبری یا لازمی لفظ بولتے ہیں تو یہ لغوی معنوں کے لحاظ سے صحیح نہیں ہوتا خدام الاحمدیہ میں صرف وہی داخل ہوتا ہے اور صرف اُسی کے لئے لازمی ہے۔ جو اس میں داخل ہونے سے قبل عقیدۃً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک سچا نبی جانتا ہے۔ ہر ایک کی مرضی ہے کہ جب چاہے اپنے عقیدے میں تبدیلی پیدا کرلے۔ اور جب وہ اس عقیدہ میں تبدیلی کرلے تو اسی وقت سے وہ خدام الاحمدیہ کا ممبر نہیں رہتا۔ پس ان معنوں میں داخلہ لازمی نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا جانتا اور حضور کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ تو تنظیم کی ضرورت کیوں ہے؟ اسی لئے کہ لوگ عملاً کمزور واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے اسلام نے ان عبادات میں بھی جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہیں۔ جیسے نماز باجماعت محض للّٰہی عبادت ہے۔ اس میں دوسرے بھائیوں کو کوئی نفع ہم سے نہیں ہوتا۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے کہا کہ مساجد میں جمع ہو کر تنظیم میں میری عبادت کیا کرو۔ اور ایک امام ایسا بناؤ کہ جب وہ رکوع میں جائے تم بھی رکوع میں جاؤ۔ جب وہ اُٹھے تو تم بھی اُٹھو۔ اور جو شخص اُس سے پہلے رکوع کرے یا جو اُس کے اُٹھنے کے بعد رکوع میں پڑا رہے ہیں زجر و عذاب الٰہی کا مورد ہیں حالانکہ عبادت محض انفرادی فوائد کے لئے ہے چونکہ عقیدۃً مسلمان ہونے کے باوجود ہو سکتا تھا۔ کہ مسلمان عمل میں کوتاہی برتیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا۔ تا ہر ایک شخص دوسرے کی نگرانی کر سکے۔ نگرانی کرنا۔ اسلامی احکام کے خلاف نہیں۔ کیونکہ نماز کے حکم کے اندر ایک دوسرے کی نگرانی کا حکم بھی آ جاتا ہے اگر نگرانی ضروری نہیں تو نماز بھی ضروری نہیں۔ جبکہ ہم اپنی کوٹھڑیوں میں دوسروں سے علیحدہ ہو کر بھی عبادات کر سکتے تھے اس طرح کہ ہماری آواز دوسروں کے کانوں تک نہ پہنچتی۔ اور کوئی ہمیں نہ دیکھتا۔ پھر کیا ضرورت تھی باہر جا کر سب کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے کی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے کہا کہ اس رنگ میں نہیں۔ بلکہ وہ جو تم مسجد میں جا کر کھلے بندوں باجماعت نماز ادا کرتے ہو وہ زیادہ درجہ رکھتی ہے۔ اسی لئے قومی زندگی اور بنی نوع انسان کے لحاظ سے مجموعی طور پر تنظیم ضروری ہے۔ اس کے چھوڑنے سے بہت سے لوگوں کی نماز بھی ترک ہو گئی۔ پہلا قدم تارک نماز مسلمانوں کا یہ تھا کہ انہوں نے مساجد کو چھوڑا۔ اور پھر خدا کی عبادت کو ترک کر دیا۔ کیونکہ مساجد کو ترک کرنے سے ایک دوسرے کی نگرانی جاتی رہی۔ پس آج ہمارا نمازوں میں حاضری لگانا۔ اُس نگرانی کو قلمبند کرنا ہے اس کی ضرورت یہی ہے کہ اگرچہ ہم ایک بات کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ مگر عمل کرتے ہوئے اس میں کوتاہی کر جاتے ہیں۔ جب تک ہم ایک دوسرے کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس وقت تک دینی راہ میں ہم ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں۔ پس ہمارا وجود بار نہیں بلکہ سہارا ہے۔ ہم بوجھ نہیں ڈالتے۔ بلکہ خود برداشت کرتے ہیں۔ دوسروں کو ہمارے وجود سے تکلیف نہیں ہوتی۔ ہم ان کا دنیا میں بھی ہاتھ بٹاتے ہیں اور ان کے لئے اُخروی سہارا بھی بنتے ہیں۔ پس باوجود اس بات کے کہ ہر شخص جو سچے دل سے احمدیت کو قبول کرتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر ایمان لاتا ہے۔ ضرورت ہے ایک ایسی تنظیم کی جو عملی طور پر لوگوں کو سست نہ ہونے دے۔ ان میں سے ایک تنظیم خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہے ہمیں اس تنظیم کو یاد رکھنا چاہیئے۔ سیکڑوں اور ہزاروں کا وجود ہم پر بار نہیں بنتا۔ بلکہ تنظیم کی بدولت سب پر بوجھ تقسیم ہو کر ہلکا بن جاتا ہے۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمائی ہوئی تعلیم سے برکات حاصل کرنا چاہتے ہیں اگر ہمیں یہ خواہش ہے کہ وہ ہر قسم کی ترقیات کے وعدے۔ علمی ترقیات کے وعدے مالی ترقیات کے وعدے۔ اُخروی اور دنیوی غرضیکہ ہر میدان میں ترقیات کے وعدے جو ہمارے مسیح کو خدا نے دیئے ہیں۔ وہ ہمارے وجودوں سے پورے ہوں۔ تو ضروری ہے کہ ہم منظم ہو کر ایک دوسرے کی نگرانی کریں۔ بلکہ ایک دوسرے کو روحانی فضا میں اُڑا کر بلندیوں کی طرف لے جائیں۔ ہم میں سے بہتوں نے سبق سیکھے ہوں گے۔ مگر ایک دفعہ حقیقت کا سامنے آ جانا۔ یا صداقت کا ایک لمحہ کے لئے ثابت ہونا کسی کو فائدہ نہیں دیتا۔ جب تک وہ ہمیشہ اس کے سامنے حقیقت بن کر نہ رہے۔ وہ لوگ جو ابتدا میں مخلص مسلمان تھے۔ ان میں سے بعض آخر میں مرتد ہو گئے۔ اور اسلام اور مسلمانوں کو گالیاں دینے لگ گئے۔ اس لئے نہیں کہ پہلے بھی اُن کے دلوں میں اسلام کی حقانیت ثابت نہ تھی۔ بلکہ اس لئے کہ دلوں کی تاریکیوں کی وجہ سے وہ حقیقت ان کی آنکھوں سے چھپ گئی۔ جب تک وہ حقیقت ہمیشہ سامنے نہ رہے۔ اس وقت تک وہ فائدہ نہیں دے سکتی۔ اسی لئے ہمارے خدا نے ہمیں یہ دعا سکھائی۔ کہ آخری فلاح کے حصول کیلئے ہمیشہ دعا کرنی چاہیئے۔ خاتمہ بالخیر کی دعا۔ ور وہ شخص جو اسلام میں اپنی موت سے تیس سال پہلے داخل ہوا۔ لیکن ایک سال قبل وہ مرتد ہو گیا تو ۲۹ سالہ انکی خدمات اسکو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ مگر وہ شخص جو مرنے سے ایک دن پہلے حقیقت کو پا گیا۔ اُس شخص کی نسبت کتنا اچھا ہے۔ جو باوجود ۲۹ سالہ قربانیوں کے دوزخ میں دھکیلا گیا۔ کیونکہ یہ خدا کو حاصل کرے گا۔

پس ضروری ہے کہ جس سچائی کو ہم نے پایا ہے مرتے دم تک ہمارے لئے سچائی ہی رہے اور وہ سچائی صرف اسی حالت میں رہ سکتی ہے جب ہر شخص تنظیم میں ہو کر دینی کاموں میں ایک دوسرے کے لئے سہارا بنے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور ہمارا وجود دوسروں کے لئے سہارا رہے ٹھوکر کا باعث نہ ہو (نامہ نگار) (لانہ اجتماع

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو مطلع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۷۷۵۷۔ منکہ عبدالرزاق ولد غلام رسول صاحب مرحوم قوم ڈار پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ شوپیاں ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ملکیت میں مکان رہائشی اراضی و مال مویشی و اثاث البیت جملہ قیمتی مبلغ تین ہزار روپیہ موجود ہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ العزیز زر وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگا اگر بوقت وفات میری مزید کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو میرے ورثا اس کا مذکورہ حصہ ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔

العبد۔ عبدالرزاق

نمبر ۷۷۳۳۔ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ تاج دین صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ کپڑا بننا عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت ۱۰۰ روپیہ مہر ہے۔ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا زیور کوئی نہیں۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی۔ گواہ شد۔ غلام محمد صحابی موصی۔

نمبر ۷۷۵۵۔ منکہ عمر الدین ولد مولا بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ڈیرہ دال ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری موجودہ تنخواہ -/۲/۴۶ روپے ہے۔ میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ العبد:۔ عمر الدین احمدی۔ گواہ شد:۔ عطاء محمد محرر صدر انجمن احمدیہ۔ گواہ شد محمد منور مولوی فاضل دارالفضل

۷۷۴۴ مسکہ زینب بی بی زوجہ عبد الغفار قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن شادیوال خورد۔ ڈاک خانہ شادیوال کلاں ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد صرف مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ جس میں سے ایک عدد میرا طلائی وزنی ۳۰ تولہ قیمتی مبلغ ۳۵ روپے اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں لقایا مبلغ ۶۵ روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ میں اس کل رقم مبلغ یکصد روپیہ کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی۔ گواہ شد:۔ عمر الدین جماعت احمدیہ شادیوال۔ گواہ شد:۔ محمد احمد خان نعیم تحقیق عربی

۷۷۴۱ مسکہ غلام فاطمہ زوجہ محمد رمضان قوم ایل پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن مہدی پور ڈاکخانہ کلانوالہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اگست ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ تین سو پچاس روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے تیسرے حصے کی رقم ایک سو سولہ روپے پونے گیارہ آنے ہے۔ اس کے سوا اور کوئی جائیداد نہیں۔ العبد غلام فاطمہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد رمضان خاوند موصیہ گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال

۷۷۴۹ مسکہ فتح محمد خان ولد حافظ نبی محمد خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ڈاک خانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اگست ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ اسوقت ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۱۴۵ روپے ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی ذاتی جائیداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ فتح محمد خان۔ گواہ شد:۔ عطاء الرحمان واقف زندگی گواہ شد:۔ علی احمد انسپکٹر وصایا۔

۷۷۵۳ بابو عطاء اللہ ولد بابو الٰہی بخش صاحب قوم ورک پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اگست ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد صرف ایک دکان جس کی کل قیمت ۱۵۰۰/- ہے جو کہ میری والدہ اور میری دو ہمشیروں کے درمیان مشترک ہے۔ میں اس میں سے مبلغ ۶۲۵/- روپوں کا مالک ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ ۴۴

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپ مغلپورہ کے دفتر میں مندرجہ ذیل عارضی اسامیاں پر کرنے کے لئے ۲۲/۱۱/۴۲ تک مجوزہ فارم پر (جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ہر بڑے سٹیشن سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے) درخواستیں مطلوب ہیں

	فوری اسامیاں	فہرست انتظار
(i) کلرک		
(ا) مسلمان	۶۰	۳۰
(ب) سکھ پارسی اور ہندوستانی عیسائی	۹	۵
(ج) اچھوت اقوام	۸	۴
(د) غیر مخصوص	۲۳	۱۱
(ii) ٹائپسٹ		
(ا)	۱	۵
(ب) سکھ پارسی اور ہندوستانی عیسائی	-	۱
(ج) اچھوت اقوام	۱	-
(د) غیر مخصوص	-	۴

تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار (دوران جنگ کے لئے) ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳۰ کے گریڈ میں علاوہ گرانی الاؤنس حسب قواعد نیز نارتھ ویسٹرن ریلوے گرین شاپس سے رعایتی نرخوں پر اشیائے خوردنی خریدنے کی رعایت۔

تعلیمی قابلیت کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹرکولیشن امتحان جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔ ٹائپسٹ کی اسامی کے امیدواروں کے لئے ضروری ہے۔ کہ پچ سسٹم کے ذریعہ تیس الفاظ فی منٹ کی رفتار رکھتے ہوں۔ عمر اٹھارہ سے پچیس سال کے درمیان اور گریجوایٹوں کی صورت میں تیس سال تک۔ اچھوت اقوام کی صورت میں آخری حد تین سال اور بڑھا دی جائیگی۔ سابق فوجی آدمی چالیس سال کی عمر تک بھی لئے جا سکتے ہیں۔ مکمل تفصیلات کے لئے سکرٹری کے نام لفافہ ارسال کیجئے۔ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پتہ درج ہو۔

اکسیر اٹھرا

یہ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ ہے۔ جن مستورات کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں ان کے لئے اکسیر اٹھرا لاثانی دوا ہے۔ قیمت ۱۲ فی تولہ مکمل خوراک گیارہ تولے بارہ روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شفاکن کا استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۸/ پچاس قرص ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اسکی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔" (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اسکی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ ہمارا اردو۔ انگریزی۔ گجراتی سستا لٹریچر منگوائیے۔ ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھئے وقت تبلیغ تحفۃً دیجئے۔ دوسری راہ یہ ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے لوگوں کے یا لائبریریوں کے پتے معہ قیمت روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے روانہ کر دیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

ریل کے ذریعہ پارسل اور مال بھیجنے والوں کو انتباہ!

جب سامان اور پارسل اتارنا ہو یا لادنا ہو۔ تو جونہی ویگن اسٹیشن میں ہو۔ فوراً اپنا کام شروع کر دیجئے۔ جتنا جلدی آپ یہ کام کریں گے۔ اتنا ہی زیادہ اس امر کا امکان ہے۔ کہ اگلے چالان کے لئے آپ کو ویگن مل جائے۔

آپ کو خبردار کر دیا گیا ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر - نیویارک ٹائمز نے چین کے ایک اخبار کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ چین کے کمیونسٹ لیڈر مسٹر چاؤ انلائی نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ چین میں خانہ جنگی کا سخت خطرہ موجود ہے - چیانگ گورنمنٹ کمیونسٹوں کے مطالبہ کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرتی - جاپان کے خلاف صرف اسی صورت میں فتح حاصل ہو سکتی ہے کہ چیانگ گورنمنٹ اور کمیونسٹوں میں پورا اتحاد ہو

لنڈن ۱۹ اکتوبر - مصر میں اس امر کا بڑا چرچا ہے کہ برطانیہ اور مصر کے معاہدہ کی تجدید کی جائے گی - اور وفد اکوات میں اس امر پر زور دیا جائے گا - کہ جنگ کے بعد مصر سے برطانوی فوج نکل جائے -

لاہور ۱۹ اکتوبر - ملک محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ اسسٹنٹ پنجاب سول سکرٹریٹ حرکت قلب کے دفعتہ بند ہو جانے سے راہی ملک عدم ہو گئے ہیں -

نیویارک ۱۹ اکتوبر - امریکن بیڑے کے کمانڈر انچیف ایڈمرل نمٹس نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پوری امید ہے کہ ہم لڑائی جیت جائیں گے - لیکن ہمیں علم ہے کہ فتح حاصل کرنے کا راستہ لمبا اور سخت ہوگا -

بمبئی ۱۹ اکتوبر - حکومت ہند نے مسز سروجنی نیڈو پر جو پابندی لگا رکھی تھی وہ ہٹا لی گئی ہے - اس حکم کی رو سے مسز سروجنی کو اخبارات میں بیان دینے کی اجازت نہ تھی

نیویارک ۱۹ اکتوبر - ہندوستان قحط ریلیف کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ اب وہ ہندوستان کے قحط زدگان کی امداد کے لئے فنڈ کھول دے گی - جس کا نام "ہندوستان کے لئے امریکن ریلیف" ہوگا -

بلیک پول ۱۹ اکتوبر - ٹریڈ یونین کانگرس کے اجلاس میں روسی اور برطانوی مقررین نے مطالبہ کیا ہے - کہ نازیوں کو سخت سزا دی جائے - اور خوشامد کی پالیسی ترک کر دی جائے - انہوں نے کہا کہ جرمن قوم کو ان کے جرموں کی ذمہ داری سے بری قرار نہیں دیا جا سکتا -

لنڈن ۱۹ اکتوبر - ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ برطانیہ کے اعلیٰ تجارتی حلقے روس سے تعاون کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے -

قاہرہ ۱۹ اکتوبر - جرمن فوجیں سالونیکا کو خالی کر رہی ہیں - ان کو ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے حکم ملا ہے - کہ ہر ایک جرمن سپاہی جو دستیاب ہو سکے ہنگری کے میدان میں پہنچ جائے -

لنڈن ۱۹ اکتوبر - کل ہاؤس آف کامنز میں برطانیہ کے نائب وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے اعلان کیا ہے - کہ مغربی یورپ پر اتحادی حملے سے لے کر اگست کے آخر تک ۱۰۳۸۴۲ امپیریل فوجیں میدان جنگ میں بھیجی گئیں - ان میں سے ۲۰۷۹۵ ہلاک ۴۲۴۱۹۶۳ زخمی اور ۱۹۰۵۴ لاپتہ یا جنگی قیدی بنائے جا چکے ہیں - ان اعداد میں برطانوی نوآبادیات کے سپاہیوں کا نقصان بھی شامل ہے -

لنڈن ۱۹ اکتوبر - اب یہ انکشاف کیا گیا کہ جب اتحادیوں نے نارمنڈی میں فوجیں اتاریں - تو دو چلتی پھرتی بندرگاہیں حاصل کیں - جن میں سے ہر ایک کا وزن ۱۴ لاکھ ٹن تھا - ان کے ذریعے ہزار ہا ٹن سامان اور لاکھوں سپاہی ساحل فرانس پر اتارے گئے - ان کے ذریعہ سے فوجیں ایسے مقامات پر اتاری گئیں - جن کے متعلق جرمنوں کو وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا اور قدرتی طور پر بہت کم جانی نقصان ہوا -

لنڈن ۱۹ اکتوبر - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے - کہ جرمنوں نے لیتھونیا کے شہر دریالبس کو خالی کر دیا ہے -

لاہور ۱۹ اکتوبر - معلوم ہوا ہے - کہ مختلف ڈسٹرکٹ زمینداره لیگوں نے جس چندے کا اعلان کیا ہے اس کی مجموعی تعداد ۱۲ لاکھ ہے - اور ایسی ۷ لاکھ روپیہ فراہم بھی ہو چکا ہے - یہ روپیہ پنجاب وزارتی فنڈ سے علیحدہ فنڈ میں جمع ہے

لاہور ۱۹ اکتوبر - بستیا رتھ پرکاش کو آگ لگانے اور پرمانند کے قتل کے مقدمہ کی سماعت، ملزموں کے خلاف مسٹر جی-ڈی-کھوسلہ سشن جج کی عدالت میں شروع ہو گئی ہے - ملزموں نے صحت جرم سے انکار کیا - سرکاری وکیل نے واقعات مقدمہ بتائے

لنڈن ۱۹ اکتوبر - پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے مقدمہ کراؤن بنام خواجہ نذیر احمد سابق آفیشل ریسیور لاہور ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف کراؤن کی اپیل داخل کرا دی ہے - اس میں یہ نکتہ اٹھایا گیا تھا کہ آیا ہائی کورٹ پہلی دو ابتدائی رپورٹوں کی بنا پر پولیس کی کارروائی کو رد کر سکتی ہے - پریوی کونسل نے ہائی کورٹ کے فیصلہ اور حکم کو رد کر دیا - اور پولیس کو تحقیقات جاری رکھنے کی اجازت دی گئی - لارڈ پورٹر نے جوڈیشل کمیٹی کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ہائیکورٹ کو پولیس کے فرائض میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے -

لنڈن ۱۹ اکتوبر - اٹلی میں ہندوستانی فوج کے ہراول دستے شہر کا سینو سے جہاں مسولینی پیدا ہوا تھا دو میل دور رہ گئے ہیں

کلکتہ ۱۹ اکتوبر لارڈ ونسنٹ نائب وزیر ہند نے یہاں فوجوں کے لئے فلاح و بہبود کے انتظامات کا معائنہ کیا -

ماسکو ۱۹ اکتوبر بلگراڈ میں روسی فوجوں کی جرمن فوجوں کے ساتھ جو لڑائی ہو رہی ہے - اس میں روسیوں کو مزید کامیابی ہوئی ہے - بالٹک کے کنارے جرمنوں کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جا رہی ہے -

لنڈن ۱۹ اکتوبر - ہالینڈ کے شہر فنڈرائے پر انگریزی فوجیں قبضہ کرنے کے بعد جنوب کی طرف بڑھ رہی ہیں - اور دو اور گاؤں سے جرمنوں کو نکال دیا ہے - اب یہ فوجیں جرمن سرحد سے صرف ۷ میل دور رہ گئی ہیں - یہ فنڈرائے پر مضبوطی سے قدم جمانے کے بعد جیورن جانے والی سڑک تک پہنچ چکی ہیں - یہ سڑک ماس دریا کے پار ہے

لنڈن ۱۹ اکتوبر - جرمنی میں امریکی فوجوں نے آخن کے شمال میں جرمن جوابی حملے کو کامیابی سے روک دیا - اور آخن میں دشمن کے گرد گھیرا اور تنگ کر دیا ہے -

لنڈن ۱۹ اکتوبر - جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے سولہ سال سے لے کر ساٹھ سال تک کے تندرستوں کو فوج میں بھرتی ہونے کا حکم دے دیا ہے -

لنڈن ۱۹ اکتوبر - اتحادی ہوائی جہازوں نے آج پیر کولون پر زور کا حملہ کیا - اور رائن دریا کے مغربی کنارے پر بہت سی کشتیوں کو تباہ کیا

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر - امریکی جہازوں نے گزشتہ منگل کو فلپائن پر جو حملہ کیا تھا - اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کے ۶۰ جہاز ڈبو دیئے - یا آگ لگا دی -

کانڈی ۱۹ اکتوبر - جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ نکوبار کے مجمع الجزائر پر دشمن نے گولے برسائے - یہ جزائر رنگون سے آٹھ سو میل جنوب و مغرب میں ہیں -

کانڈی ۱۹ اکتوبر - خبریں دینے والی جاپانی ایجنسی نے بتایا ہے کہ فلپائن میں اتحادی فوجیں اترنا شروع ہو گئی ہیں - ہوائی جہاز لے جانے والے جہازوں سے اڑ کر جہازوں نے فلپائن پر حملے کئے - اتحادی فوجوں کے اترنے کے متعلق واشنگٹن سے ابھی کوئی خبر نہیں آئی

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر - کل منیلا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی جہازوں نے منیلا پر پھر حملہ کیا

ماسکو ۱۹ اکتوبر - روسی فوجیں چیکوسلواکیہ میں داخل ہو چکی ہیں - اور ۱۲ سے تیس میل کے درمیان آگے بڑھ چکی ہیں - انہوں نے کئی ایک گاؤں اور کارپیتھین پہاڑ کے ۶ دروں پر قبضہ کر لیا ہے -

کانڈی ۱۹ اکتوبر - نکوبار کا جزیرہ جہاں ہوائی جہازوں نے حملہ کیا خلیج بنگال میں ہے - جو کلمبو سے ایک ہزار میل مشرق میں ہے - اسے کوکونٹ آئی لینڈ بھی کہتے ہیں - جون ۱۹۴۲ء میں جاپانیوں نے اس پر قبضہ کیا تھا -

ماسکو ۱۹ اکتوبر - ایرانی حکومت نے تا اختتام جنگ تیل کی مراعات کے متعلق حکومت روس سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا ہے - کہا جاتا ہے کہ اس فیصلہ کو اکثر ایرانی اخبارات نے ناپسند کیا ہے -

پشاور ۱۹ اکتوبر - ۸ اکتوبر کو جو تین یورپین افسروں کو قتل کیا گیا تھا - اس کے مجرموں کا پتہ لگانے کے لئے پانچ ہزار روپیہ کا انعام رکھا گیا ہے

کلکتہ ۱۹ اکتوبر - مسٹر سرت چندر بوس کے لڑکے کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے - تلاشی سے کئی قابل اعتراض کاغذات برآمد ہوئے -